مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوت کراچی

جلد ۱

۲۵ محرم تا یکم صفر ۱۴۰۳ھ
۱۲ تا ۱۸ نومبر ۱۹۸۲ء

شمارہ ۲۳

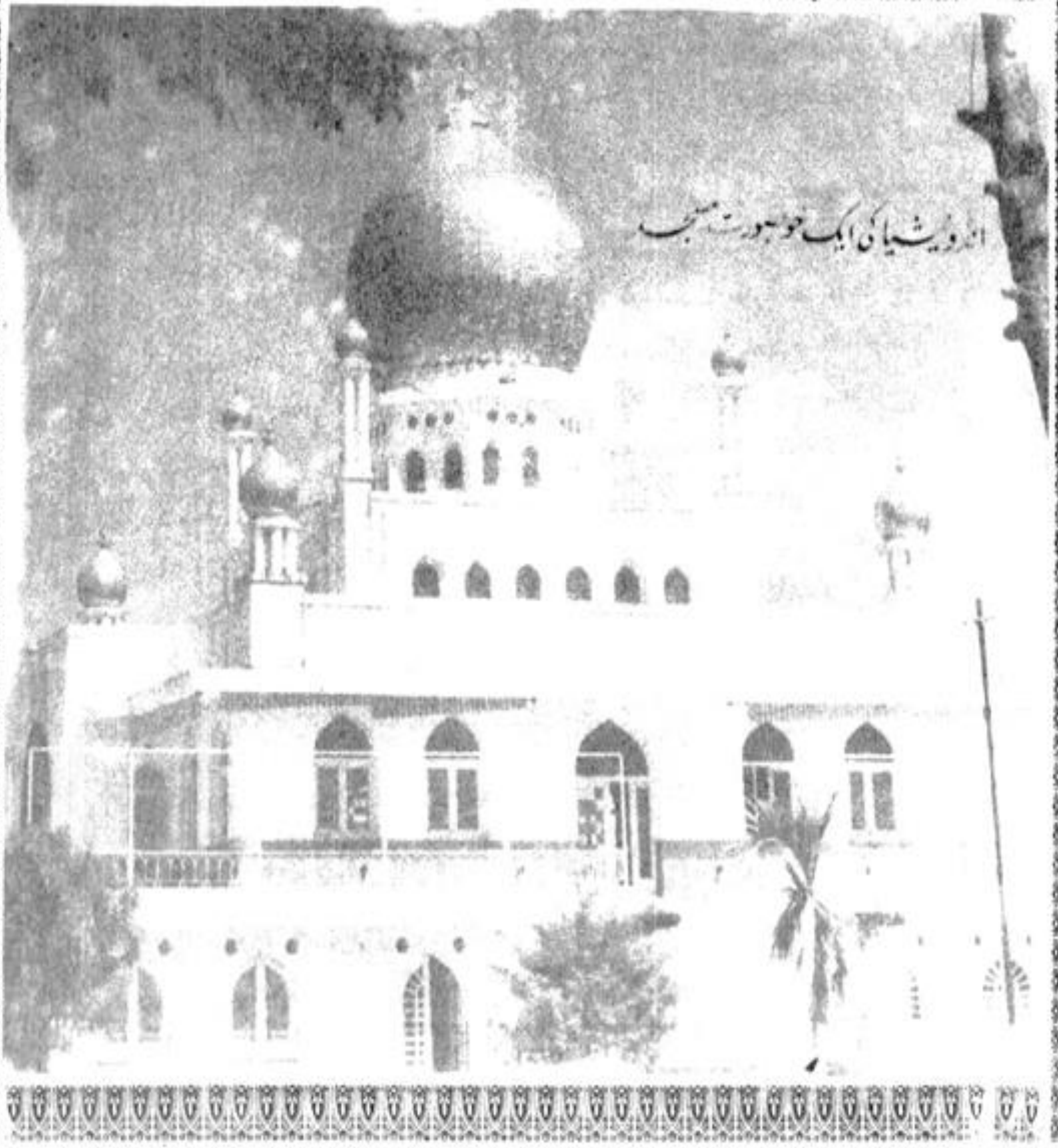

انڈونیشیا کی ایک خوبصورت مسجد

حصہ شمائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ

باب ما جاء فی کحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ کا بیان

فائدہ۔ سرمہ آنکھ میں ڈالنا مستحب ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ ثواب کی نیت سے سرمہ ڈالے کہ اس میں آنکھ کو فائدہ پہنچنے کے علاوہ اتباع کا ثواب بھی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس باب میں پانچ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱ — حدثنا محمد بن حمید الرازی انبأنا ابو داود الطیالسی عن عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل منها کل لیلة ثلثة فی هذه وثلثة فی هذه۔

۱ — ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اثمد کا سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو اس لیے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں بھی زیادہ اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے تین تین سلائی ہر رات آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔

فائدہ — اثمد ایک خاص سرمہ کا نام ہے۔ جو سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے جو مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ بعض اکابر اس سے اصفہانی سرمہ مراد لیتے ہیں اور بعض نے سرخ بتلایا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس سے تندرست آنکھوں والے اور وہ لوگ مراد ہیں جن کو گرانی آجاتی ہے۔ ورنہ مریض آنکھ اس سے زیادہ دکھنے لگتی ہے۔ سرمہ کا سوتے وقت ڈالنا زیادہ مفید ہے کہ آنکھ میں دیر تک باقی بھی رہتا ہے۔ اور مسامات میں سرایت بھی اس وقت زیادہ کرتا ہے۔ سلائی کے بارے میں بھی مختلف روایتیں ہیں، بعض روایات میں دائیں آنکھ میں تین، بائیں آنکھ میں دو وارد ہوئی ہیں یہ مختلف اوقات پر محمول ہیں کہ بعض مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے اور بعض مرتبہ ایسا۔ حافظ ابن حجر، ملا علی قاری وغیرہ حضرات نے پہلی صورت کو راجح فرمایا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متعدد احادیث میں یہی صورت نقل کی گئی ہے جیسا آئندہ روایات میں آرہا ہے۔

۲ — حدثنا عبد اللہ بن الصباح الهاشمی البصری اخبرنا عبید اللہ بن موسٰی اخبرنا اسرائیل بن یونس عن عباد بن منصور ح وحدثنا علی بن حجر حدثنا یزید بن هارون انبأنا عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن هرون فی حدیثه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کانت له مکحلة یکتحل منها عند النوم ثلثا فی کل عین۔

۲ — ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل ہر آنکھ میں تین تین سلائی اثمد کے سرمہ کی ڈالتے تھے۔ ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے سونے کے وقت تین تین سلائی آنکھ میں ڈالا کرتے تھے۔

۳ — حدثنا احمد بن منیع انبأنا محمد بن یزید عن محمد بن اسحٰق عن محمد ابن المنکدر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیکم بالاثمد عند النوم فانه یجلو البصر وینبت الشعر

باقی صفحہ ۳ پر

فہرست

۱	خصائل نبوی ﷺ :	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب	۲۰
۲	ابتدائیہ :	عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۴
۳	نزول عیسیٰ :	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۵
۴	اشتعال انگیز تحریک :		۷
۵	کفریات مرزا :	مولانا نور محمد خان صاحب	۹
۶	کاروان ختم نبوت :	محمد عثمان آزاد	۲
۷	ربوہ کانفرنس :	مولانا منظور احمد الحسینی	۱۳
۸	قومی اخبارات کا مطالعہ :		۱۵
۹	بائبل پر تحقیق :	پروفیسر احسان الحق رانا	۱۷
۱۰	رائے آپ کی :		۲۲
۱۱	افادات عارفی :	ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی	۲۳

شعبۂ کتابت

حافظ محمد [illegible]

حافظ [illegible]

[illegible]

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

منیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۶۰ روپیہ
ششماہی ——— ۳۵ روپیہ
سہ ماہی ——— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
سعودی عرب ——— ۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور
شام ——— ۲۲۵ روپیہ
یورپ ——— ۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ——— ۲۸۰ روپیہ
افریقہ ——— ۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان ——— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایک مستحسن فیصلہ

قادیانیت کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی مرتد ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی نے تو ان کے کفر کے ساتھ ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ وہ اسلام دشمن گروہ میں شامل ہیں۔

قادیانی ــــــ آئینی طور پر مملکت خدا داد پاکستان میں غیر مسلم قرار پا چکے ہیں اگرچہ ۱۹۷۳ء کا آئین معطل ہے لیکن عبوری آئینی حکم میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے بعد ضرورت اس امر کی تھی کہ قادیانیوں کے بارے میں قانون سازی کی جاتی لیکن بدقسمتی سے یہ کام نہ ہو سکا۔ اگر یہ کام ہو جاتا تو روز مرہ کے مسائل جو آئے دن اس سلسلے میں ابھر رہے ہیں کا خاتمہ ہو جاتا علمائے اسلام کا یہ فیصلہ بھی قادیانیوں کے بارے میں متفقہ ہے کہ قادیانیوں کو نہ تو رشتہ دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان سے رشتہ لیا جا سکتا ہے۔ نہ ہی ان کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

مسلمانوں میں بعض لوگ جو ان مسائل سے ناواقف ہیں وہ ان کے ساتھ رشتہ بھی کرتے ہیں اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا ذبیحہ بھی کھاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ضلع مانسہرہ میں ایک واقعہ ایسا ہی پیش آیا کہ ایک قادیانی کی نماز جنازہ مسلمانوں اور قادیانیوں نے الگ الگ ادا کی۔ اگرچہ اس مسئلے پر کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے مبلغین اور علمائے کرام پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس مسئلہ کو عوام کے سامنے پیش کریں اور انہیں سمجھائیں کہ قادیانیت کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

گذشتہ دنوں کنری کے علاقہ میں ایک قادیانی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے ملک کے مختلف حصوں میں ایسا ہوتا رہا ہے اور ان قادیانی مردوں کو دوبارہ نکلوایا بھی گیا ہے۔ امسال کراچی اور بہاولپور میں بھی ایسے واقعات رونما ہوئے۔ مسلمانوں کے سخت احتجاج پر ان کے مردوں کو نکلوایا گیا ... کنری والوں نے بھی اس سلسلے میں سخت احتجاج کیا ہے۔

تازہ ترین اطلاع جو ہم تک پہنچی ہے اس کے مطابق کنری میں مختار کار عمر کوٹ نے اپنے ایک اجلاس میں جس میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے نمائندے موجود تھے فیصلہ صادر فرمایا کہ چونکہ قادیانی ـــــ آئینی طور پر غیر مسلم ہیں اس لئے ان کے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین کی اجازت نہیں دی جا سکتی ـــــ یہ فیصلہ بالکل شریعت کے عین مطابق ہے۔

باقی صفحہ ۱۴ پر

سلسلہ
حیات عیسیٰ امت کا اجماعی عقیدہ ہے

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

قسط ۱۱

کے بارے میں پانچویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

از: مولانا محمد یوسف لدھیانوی

امام بیہقی رح کا عقیدہ

اور صفحہ ۱۰۵ پر فرماتے ہیں

وقد روینا فی کتاب البعث قصة الدجال ونزول عیسی بن مریم علیہما السلام وخروج یاجوج وماجوج وھلاکھم وقیام الساعة من حدیث النواس بن سمعان وغیرہ

اور ہم "کتاب البعث" میں خروج دجال نزول عیسیٰ علیہ السلام یاجوج وماجوج نکلنے اور ہلاک ہونے اور قیامت کے قائم ہونے کا قصہ نواس بن سمعان کی حدیث اور دیگر احادیث سے نقل کر چکے ہیں۔

نیز کتاب الاسماء والصفات (ص ۴۲۴) میں لکھتے ہیں

باب قول اللہ لعیسی علیہ السلام "انی متوفیک ورافعک الی" وقولہ تعالیٰ "بل رفعہ اللہ الیہ" ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم رواہ البخاری فی الصحیح عن یحیی بن بکیر واخرجہ مسلم من وجہ آخر عن یونس۔ وانما اراد نزولہ من السماء بعد الرفع الیہ

"باب حق تعالیٰ کے ارشاد کا عیسیٰ علیہ السلام سے کہ میں تجھے قبضہ میں لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور حق تعالیٰ کا ارشاد کہ "بلکہ اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف" ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی اور مسرت سے تمہاری کیا کیفیت ہو گی۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تم میں اتریں گے۔ اور تمہارا امام اس وقت تم میں سے ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں ارادہ کیا ہے حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اترنے کا۔ بعد ان کے اٹھائے جانے کے آسمان کی طرف۔

امام بیہقی کے ان ارشادات سے واضح ہوا کہ باجماع سلف صالحین اہل سنت والجماعت ان دونوں آیتوں میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہے اور یہ کہ بارشاد نبوی ان کا آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہونا اعلامات قیامت میں سے ہے اور یہ کہ ان کے رفع ونزول کی تصدیق ایمانیات میں داخل ہے۔

امام ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش کا عقیدہ

امام الاصفیاء الشیخ ابو الحسن بن عثمان الجلابی الہجویری الغزنوی اللاہوری المشہور بہ داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۴۶۵ھ) اپنی مشہور تصنیف "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں۔

"اندر آثار ...... وارد است کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مرقعہ داشت کہ وے را با آسمان بردند"

(ص ۴۲ شائع کردہ اسلامک بک فاؤنڈیشن۔ لاہور)

ترجمہ: آثار ...... میں وارد ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ایک گدڑی پہنے ہوئے تھے کہ ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

امام سرخسی رح کا عقیدہ

امام شمس الائمہ ابوبکر محمد بن احمد السرخسی الحنفی (م ۴۹۰ھ) جنہیں پانچویں صدی کے مجددین میں شمار کیا گیا ہے) اپنی کتاب ...... "اصول السرخسی" میں ...... جو اصول سرخسی کے نام سے مشہور ہے۔ لکھتے ہیں:

والثانی ان النقل المتواتر منھم فی قتل رجل علموہ عیسیٰ

دوم یہ کہ ان یہود کی نقل متواتر اس بارے میں ہوئی کہ ایک آدمی جس کو انہوں نے

وصلبه وهذا النقل موجب علم اليقين فيما نقلوه ولكن لم يكن الرجل عيسى وانما كان مشتبها به، كما قال «ولكن شبه لهم» وقد جاء في الخبر ان عيسى عليه السلام قال لمن كان معه: من يريد منكم ان يلقي الله شبهي عليه فيقتل وله الجنة؟ فقال رجل أنا فالقى الله تعالى شبهه عليه فقتل ورفع عيسى الى السماء (ملخصا)

(اصول السرخسی ص۲۸۲ ج۱)

عیسیٰ سمجھا، قتل ہوا اور سولی دیا گیا۔ اور بلاشبہ یہ نقل اتنی بات میں علم یقینی کا موجب ہے۔ لیکن وہ شخص واقع میں عیسیٰؑ نہیں تھا بلکہ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں «ولیکن وہی شکل بن گئی ان کے سامنے» چنانچہ روایت میں آیا ہے کہ آپ نے اپنے رفقاء سے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر میری شباہت ڈال دے اور میری جگہ قتل کیا جائے ایک شخص نے کہا کہ اس خدمت کے لئے میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے اس پر آپ کی شباہت ڈال دی پس وہ قتل ہوا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

امام قاضی ابوالولید الباجی کا عقیدہ

مؤطا امام مالکؒ کے شارح مشہور مالکی امام قاضی ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعد الباجی الاندلسی المالکیؒ (۴۰۳ھ۔۴۹۴ھ) کتاب المنتقی شرح المؤطا میں باب «ماجاء فی صفۃ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام والدجال» کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

وفی العتبیة عن مالک بینما الناس قیام یستمعون الاقامة یرید الصلوة فتغشاهم غمامة فاذا عیسی ابن مریم قد نزل۔

(ص۲۳۱ ج۷)

العتبیہ میں امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ دریں اثنا کہ لوگ نماز کی اقامت سن رہے ہوں گے اچانک ان کو ایک بدلی ڈھانپ لے گی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ عیسیٰؑ نازل ہو چکے ہیں۔

امام ابومحمد عراقیؒ کا عقیدہ

الشیخ الامام العلامہ ابومحمد عثمان بن عبداللہ بن الحسن الحنفی العراقی (م ۵۰۰ھ تقریباً) الفرق المفترقة بین اهل الزیغ والزندقه میں فرقہ اسحاقیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

واما الاسحاقیة فهم طائفة یزعمون ان النبوة لا تنقطع الى قيام الساعة. نقول اعتقاد هذه الطائفة لا يخفى فساده على احد لان الله تعالى أخبر ان محمدا صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ولا نبي بعده وهكذا اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لا نبي بعدي. فمن ادعى النبوة بعد نبينا محمد صلى الله عليه وسلم لنفسه او لغيره يكون كافرا بالقرآن العظيم وهو احد الدجالين الذين اخبر عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بقوله «لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله» في البخاري ومسلم رواه ابو هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. ولا يلزم على كلامنا نزول عيسى عليه السلام من السماء وكونه نبيا. لانا نقول ان عيسى عليه السلام يكون متابعا لشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ويأخذ باحكام شريعته ويقتدي في الصلوة بواحد من هذه الامة. (ص ۳۲)

اور فرقہ اسحاقیہ وہ گروہ ہے جن کا دعویٰ ہے کہ نبوت قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔۔۔۔ ہم کہتے ہیں کہ اس طائفہ کے عقیدے کا فساد کسی شخص پر مخفی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خبر دی ہے کہ «میرے بعد کوئی نبی نہیں» پس جو شخص ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے لئے یا کسی دوسرے کے لئے نبوت کا دعوت کرے وہ قرآن کریم کا مکذب اور کافر ہے اور وہ ان دجالوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں خبر دی ہے کہ «قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس کے قریب جھوٹے مکار دجال کھڑے ہوں گے۔ ان میں کا ہر ایک دعویٰ کریگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں» (صحیح بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرہؓ) اور ہمارے اس کلام پر حضرت عیسیٰؑ کے آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے پر اعتراض لازم نہیں آتا۔ حالانکہ وہ نبی ہیں اس لئے کہ ہم کہتے ہیں کہ اول تو عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں۔ بعد کے نہیں علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے۔ آپ ہی کی شریعت کے احکام لیں گے۔ نماز میں آپ کے امتی کی اقتداء کریں گے

بلا تبصرہ

قادیانی روزنامہ الفضل کی اشتعال انگیز تحریریں حکومت اس کا نوٹس لے

ربوہ سے شائع ہونے والا قادیانی روزنامہ الفضل آجکل اپنی اشاعتوں میں اسلام دشمن مسلمانان پاکستان کے جذبات کے منافی تحریریں شائع کرنے میں معروف ہے۔ ہم نے اپنے ادارتی نوٹ میں حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے۔ ذیل میں ہم ان تحریروں کو بلا تبصرہ شائع کر رہے ہیں تاکہ قارئین کو قادیانیوں کے تازہ عزائم کا پتہ چلے۔

ادارہ

۱۔ پاکستان کے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا عزم

لاہور کے جریدہ آتش فشاں کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی نے کہا کہ:۔

"اور یہ کہ پاکستان کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے خلاف ہیں۔ پاکستان کے خلاف جاسوسی کرتے ہیں۔ پاکستان کے دشمن ہیں۔ ان کے خیال میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کوئی غیر چیز ہے جب کہ ہم سمجھتے ہیں پاکستان ہماری بنیاد ہے۔ مرکز ہمارا یہاں ہے یہیں سے ہماری ترقی کے سامان پیدا ہوں گے الا ماشاءاللہ پاکستان والوں نے ہی ہم میں شامل ہونا ہے۔ جن کو کل ہم نے اپنا دوست بنانا ہے۔ شامل کرنا ہے"

(آتش فشاں لاہور مئی ۱۹۸۱ء جلد ۹ شمارہ ۹)

"جتنی جلدی آپ لوگوں کو احمدیت کی طرف لے کے آئیں گے اتنی جلدی دنیا کو بچانے کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ ورنہ تو حالات بڑے خراب ہیں۔ پاکستان بھی دنیا کا ایک حصہ ہے۔ پس مذہبی ذمہ داریوں کے علاوہ حب الوطنی کا تقاضا ہے کہ ہم جلد از جلد بنی نوع انسان کی ہدایت کا سامان کریں"

روزنامہ الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء

۲۔ شیخوپورہ میں کھلے عام تبلیغ

"جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شہر میں ۲۵ مقامات پر ۱۵x۳ سائز کے بینر بازاروں میں اور چوراہوں میں نمایاں طور پر لگائے گئے جو ناظرین کے لیے نہایت کشش کا باعث ٹھہرے"

(روزنامہ الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

مذکورہ اشاعت کے پورے اخبار میں کوئی ۱۰ مقام پر مرزائے قادیانی کے لیے "علیہ السلام" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

۳۔ مرزا کے نام نہاد صحابہ

"صحابہ احمد بھی بہت احتیاط کرتے۔ یہی حال ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نظر آتا ہے۔ اس وقت بھی صحابہ بہت احتیاط کرتے تھے اور ہم نے یہ دیکھا کہ جتنا بڑے مرتبے کا صحابی ہوا اتنا ہی وہ محتاط ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء پر جب عام شہادت کی ضرورت پیش آئی اور آپ نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

یعنی میں ایسے بندے مقرر کروں گا تیری مدد کے لیے جن پر میں وحی کروں گا

اشتعال انگیز تحریریں

ہوں گا۔ تو لاڈو وہ چیاں۔ کہاں چھپا کے رکھی ہوئی ہیں؟۔ تو صحابہ نے بکثرت پیش کیں اوراق میں کچھ شہادۃ القرآن کے موقع پر بیان بھی ہوئیں۔

توخدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بکثرت صاحب وحی، صاحب کشف والہام پیدا کئے۔ جو اپنی بات آپس میں کرنے کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش فرمایا کرتے تھے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۰۔اکتوبر ۱۹۸۲ء صـ۳)

"اور جو زمانہ صحابہ کا ہم نے قادیان میں دیکھا وہ بھی اسی زمانے کی جھلکیاں تھیں۔ اسی زمانے کی تصویریں دھرائی گئی تھیں۔ اپنی ذات میں کوئی الگ زمانہ بعد میں نہیں آیا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۰۔اکتوبر ۱۹۸۲ء صـ۲)

۴ شر انگیز نعرے۔

"یہاں لاہور، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے علاوہ بعض دوسرے قریبی جماعتوں سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے احمدی احباب سڑک کے دونوں جانب (یعنی لاہور ائیر پورٹ پر ۔ ناقل) قطاریں باندھے کھڑے تھے اور حضور کو دیکھتے ہی سب احباب نے السلام علیکم اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے پرجوش نعرے لگائے۔ حضور تھوڑی دیر کے بعد واپس وی آئی پی لاؤنج تک تشریف لے گئے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۳ اکتوبر ۸۲ء)

۵ مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ

"مسجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح پر اس خوشی میں شامل کیا۔ اس طرح انفرادی طور پر بھی غیر از احباب کو تبلیغ کرنے کا موقعہ حاصل ہوا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء صـ۶)

۶ مرزا طاہر کا اعلان کہ وہ مسلمان ہیں

"ہم مسلمان ہیں اور ہمارا یہ دعویٰ کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے اور مسلمان کی تعریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ جس کے قول و فعل سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس لیے ہم نے کسی کو دکھ نہیں پہنچایا چونکہ ہم سچے مسلمان ہیں اس لیے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو اپنے عمل سے صحیح ثابت کریں گے۔"

(روزنامہ الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء صـ۵)

بقیہ:۔ خصائل نبوی ؐ

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اثمد کا سرمہ ضرور ڈالا کرو، وہ نگاہ کو روشن بھی کرتا ہے اور پلکیں بھی خوب اگاتا ہے۔

۴۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید قال اخبرنا بشر بن المفضل عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر۔

۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے سب سرموں سے سرمہ اثمد بہترین سرمہ ہے آنکھ کو بھی روشنی پہنچاتا ہے اور پلکیں بھی اگاتا ہے۔

فائدہ ۔ اس حدیث کے راویوں میں بشر بن مفضل کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ ان کا معمول چار سو رکعات نفل روزانہ پڑھنے کا تھا، اور ایک دن افطار اور ایک دن روزہ ۔ یہ دائمی معمول تھا۔

۵۔ حدثنا ابراھیم بن المستمر البصری حدثنا ابو عاصم عن عثمان بن عبد الملک عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر۔

۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی نقل کیا ہے کہ اثمد ضرور ڈالا کرو، وہ نگاہ کو بھی روشن رکھتا ہے اور پلکیں بھی اگاتا ہے۔

فائدہ ۔ ان سب روایتوں میں اثمد کی ترغیب ہے لیکن ان سے وہی آنکھیں مراد ہیں۔ جن کو موافق آجائے ورنہ بعض عوارض کی وجہ سے بعض لوگوں کو یہ سرمہ موافق نہیں آتا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ علماء نے ان ارشادات اور معمولات کی وجہ سے لکھا ہے کہ سرمہ ڈالنا سنت ہے اور خاص اثمد کا سرمہ افضل ہے۔ لہٰذا اگر اثمد کے علاوہ کوئی اور سرمہ ڈالے تب بھی سنت ادا ہو جائے گی۔ البتہ فضیلت اس کے لیے ہے۔

قسط تحریریں

آخری قسط

دینِ مرزا کفرِ خالص

کفریاتِ مرزا

از قلم :- حضرت مولانا نور محمد صاحب دامت برکاتہم

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء و مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مرزا صاحب ان ارشادات گرامی و احادیث نبوی پر جو مسلمان کے لئے حرز جان و رہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے چنانچہ مرزا کے اخلاقی الفاظ بغیر کسی امتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں :-

(۱) جو شخص حاکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے ۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰)

(۲) اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں -
(اعجاز احمدی صفحہ ۳۰)

(۳) مرزا محمود خلیفہ قادیانی کی شہادت لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا ہے تمہاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے ۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے احادیث انسانی روایت ہیں ۔ (الفضل ۳ - جولائی ۱۹۲۶ء صفحہ ۵)

ناظرین وہ احادیث و ارشادات جو مسلمانوں کے لئے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عظمت و جلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر فرق و امتیاز موضوع قرار دیتے ہیں بلکہ ردی کی ..... ٹوکری میں پھینک رہے ہیں فرمایئے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے ۔ اور کیا یہ حضور صلعم کی عظمت پر حملہ نہیں ہے بیشک ہے اس لئے مرزا صاحب مع اپنے بال و پر کے اسلام سے خارج ہیں -

تمام مسلمان مرزا صاحب کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری و رسالت محمدی کلام الٰہی و دیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و بزرگان عظام کے محمود و مسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف عمل ہیں اور ہر اس باطل و شیطانی قوت کو جو قرآن و حدیث و طریقہ صحابہ و ائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں چنانچہ اسی نظریہ کے مطابق مرزا صاحب کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دوکان چمکانے کے لئے کئے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے بالکل روندنے میں سرگرم عمل نظر آرہا ہے۔ ایسے شیفتگان محمد صلعم و وابستگان اسلام کی مجموعی تعداد تمام دنیا میں مرزا صاحب کے نزدیک نوّے (۹۰) کروڑ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۷) اور امت مرزائیہ کے نزدیک ۹۶ کروڑ ۶۰ لاکھ ۷۰ ہزار ۶ سو ۳۳ ہے - ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۳)

مرزا بحر! ——— ان دونوں میں سے ایک تو جھوٹا ہے ۔ لیکن مرزا صاحب ان ۹۰ کروڑ یا ۹۶ کروڑ مسلمانوں دو مومنوں کو جو حقیقی معنوں میں دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں ۔ محض اس وجہ سے کہ ان کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں ایک جنبش قلم کافر جہنمی قرار دیتے ہیں ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں :-

(۱) "کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا ۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا) کو ... نہیں مانتا اور اس کو باوجود تمام حجت کے

قدیم تحریریں

جھوٹا جاتا ہے جس کے ماننے اور پہچاننے کے بارے میں خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

۲) "ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔" (انجام آتھم صفحہ ۶۲)

۳) بہرحال اور جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (تبلیغ المصلی صفحہ ۲۰۸ جلد ۱ منقول از تشحیذ الاذہان صفحہ ۳۵ جلد ۱)

۴) اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱) جو حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔
(تشحیذ الاذہان نمبر ۴ صفحہ جلد ۶)

۲) آپ نے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔
(تشحیذ الاذہان صفحہ ۱۴۰ جلد ۶ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳) "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں"۔ (عقاید محمودیہ)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا صاحب کی مصنوعی وخود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ توحید باری ورسالت نبوی ودیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں وہ ایک بیکار اور لاشے ہے۔ کیونکہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے اور کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھکر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزارہا اولیاء۔ اقطاب۔ ابدال۔ صوفیاء۔ مشائخ۔ علماء کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لئے مرزائیت خود کفر کے اس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے۔ جہاں سے اس کو سوائے کفر اور کچھ نظر نہیں آتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ الاناء یترشح بما فیہ

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی وتندہی سے ہندوستان ودیگر ممالک انگلستان۔ امریکہ وغیرہ میں کر رہے ہیں اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے۔ اس لئے ان کو کافر و بے ایمان کہنا تنگ نظری۔ فرقہ پرستی وتعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند ومحافظ اسلام بھی کافروں بے ایمانوں میں شمار کئے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ زمین پر آباد ہیں۔

نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال وافعال سے اخذ کی ہے یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کے نتیجہ میں جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ مؤخر الذکر کی تائید حالات و واقعات کر رہے ہیں اس لئے میں ان مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں جو اب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسلام کے بنیادی امور ضروری عقائد مثلاً حشر نشر توحید ختم نبوت کا منکر ہے یا ان میں کچھ تاویل وتوجیہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات وعلامات کفر ہیں۔ (مثلاً بت پرستی اہانت انبیاء احکام شرعی کی تضحیک وتوہین) تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد انور صاحب رحمۃ اللہ نے ان تمام عبارات واقوال کو اپنی کتاب "اکفار الملحدین" میں جمع کر دیا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

ولا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذالک وکذا الصدور شیء من موجبات الکفر عنه (شرح مقاصد صفحہ ۲۶۸-۲۷۰ جلد ۲)

فمن انکر شیئا من ضروریات لم یکن من اهل القبلة ولو کان مجاهدا بالطاعات وکذا من باشر شیئا من امارات التکذیب کسجود الصنم والاهانة بامر شرعی والاستهزاء علیه فلیس من اهل القبلة

(رد المحتار از اکفار صفحہ ۱۱)

قدیم تحریر یں

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی بجا آوری دائمی طور پر کرتا ہو لیکن حدوث عالم۔ قیامت۔ توحید الٰہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر توہین انبیاء تحریف وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے بلحضا۔ اب ان مرزائیوں کے عقائد و اعمال نامہ کو دیکھنا چاہیے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں۔ بلکہ اسلام و ایمان کے واحد اجارہ دار ہیں کہ ان میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالیے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الٰہی و ختم نبوت وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہم السلام و سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان و اسلام اور اس کی اشاعت ان کو گہوارہ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی موثر نہیں ہو سکتی جیسا کہ اگر کسی گلاس کے صاف و شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب ڈال دیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک و شیرینی اسکو نجاست سے باہر نہیں کر سکتی اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے۔ اس کی وجہ سے خود ان کا بھی ایمان و اسلام گندہ و نجس ہو کر رہے گا اور تا وقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں دنیائے کفر میں ان کی موت و زیست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنجیت و نئی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر "علمائے حق" پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں اور ان کی یہ بدگمانی و غلط فہمی کہ علماء شب و روز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہٰذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں عرض ہے آپ حضرات ناحق بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علمائے حق کی شان میں گستاخی کر کے ضائع کرتے ہیں۔ کیونکہ علمائے حق جب کسی کو کافر بے ایمان خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو اپنے افعال و اقوال کے باعث کافر بن چکا دنیا و اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔ الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ و کفریات کو ظاہر کر کے دنیائے اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی اپنے عقائد و اعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہو چکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ اور ان کے نام نہاد اسلام سے دھوکہ مت کھاؤ اور بس۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

بقیہ:۔ افادات عارفی

فرمایا:۔ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سب اپنے لوازمات و تاثرات بھول جاؤ۔ بیوی، اولاد، عزیز و اقارب سب سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ یہ صرف ایک دن کا کام نہیں، یہ کام عمر بھر کرنا ہے بس زندگی کا جائزہ لیتے رہو اور اپنے اعمال و نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔

فرمایا:۔ آج ہی مجھ سے کسی نے پوچھا کہ جب کوئی شخص خلاف طبیعت بات کرتا ہے تو فوراً طبیعت میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ میں نے ان صاحب سے کہا اور یہی خطوط کے جواب میں بھی لکھا کرتا ہوں کہ یہ تغیر تو غیر اختیاری طور پر ہوا، لیکن ایک چیز تو تمہارے اختیار میں ہے کہ بعد میں اختیار سے لہجہ نرم کر لو۔ اس طرح اگر عادت ڈال لو گے تو رفتہ رفتہ لہجہ میں تغیر پیدا ہو جائے گا۔ اور طبیعت میں نرمی پیدا ہو جائے گی۔

فرمایا:۔ کہ تمام مسلمانوں کی تین عبادت گاہیں ہیں۔ (۱) ایک عبادتگاہ مسجد ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات ادا ہوتے ہیں (۲) دوسری عبادت گاہ ہمارا گھر ہے تیسری عبادت گاہ ہمارے کام کرنے کی جگہ ہے۔ تو جس طرح پہلی عبادت گاہ مسجد سبق آموز ہے اس میں ہمارے لیے استقامت کا سبق ہے۔ کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں، کبھی جھک جاتے ہیں۔ کبھی بالکل تواضع کرتے ہوئے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ اب یہ تینوں چیزیں آپ کو گھر کی عبادت گاہ میں ادا کرنی پڑیں گی۔ سب سے پہلے اس میں آپ کو صبر و تحمل اور استقامت سے کام لینا ہوگا۔ اور اس طرح جہاں جھک جانے کا موقع ہوگا وہاں جھکنا پڑے گا۔ کبھی ان (اہلیہ) کی ناگواریوں کو سہہ کر عجز و نیاز کی باتیں کرنا ہوں گی۔ کہیں طبیعت کو نرم کرنا پڑے گا، کبھی لہجہ بدلنا پڑے گا وہ بھی تادیباً ذکر لفظاً نیت سے اور اگر کسی وقت بے بسی کا عالم ہو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھتے ہوئے سجدے میں چلے جاؤ اور کہو یا اللہ یہ معاملہ ایسا ہے جس میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے میں آپ کا بندہ ہوں آپ سے مدد چاہتا ہوں۔ اسی طرح سے تیسری عبادتگاہ (دفتر وغیرہ) میں ایک ذوق اور جذبہ لے کر بیٹھو۔ وہ جذبہ کیا ہے! اخلاص نیت اور جذبہ ایثار۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت اس کام پر لگایا ہے مجھے خلوص و ایثار کے ساتھ کرنا چاہیے۔ شیطان کو قریب نہ آنے دو۔ جہاں کہیں مخلوق سے واسطہ پڑتا ہو وہاں انتہائی تواضع سے کام لو۔ جھک جاؤ۔ جذبات کو انتہائی قابو میں رکھو اگر جذبات بے قابو ہو جائیں اس کی تلافی کر لو

کنری

★ قادیانی مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے کا فیصلہ

★ ہوٹل مالکان کا اہم فیصلہ

★ مولانا حبیب اللہ کا احتجاجی بیان

رپورٹ:۔ محمد عثمان آزاد۔ مقیم کنری

کنری سے ہمارے نمائندے جناب محمد عثمان آزاد نے اپنے ایک مراسلے میں بتایا ہے کہ گزشتہ دنوں مختار کار عمر کوٹ نے ایک اجلاس میں جس میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے نمائندے موجود تھے ایک فیصلہ صادر فرمایا جس کے تحت قادیانیوں سے کہا گیا کہ چونکہ وہ شرعی اور آئینی طور پر غیر مسلم ہیں اس لئے آئندہ سے اپنے مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کریں۔

اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مبلغ مولانا حبیب اللہ، امیر مجلس جناب بشیر احمد صاحب، ناظم اعلیٰ عبدالواحد، ناظم نشر و اشاعت، قیصر سلطان، کے علاوہ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کنری جناب چوہدری محمد اشرف، آرائیں اور ٹاؤن کمیٹی کے دیگر اراکین نے شرکت کی جب کہ قادیانیوں کے مقامی امیر مرزا رفیع بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

اجلاس میں مختار کار عمر کوٹ نے بتایا کہ مولانا حبیب اللہ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کی بار بار درخواستیں اس سلسلے میں افسران بالا کو پہنچی ہیں اس لئے میری آنے کی ضرورت ہوئی ہے۔ میری معلومات کے مطابق مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ ناکافی ہے۔ اور اس کے علاوہ اور گردونواح جو صبل کے علاقہ میں کوئی سرکاری جگہ ایسی نہیں ہے جو قادیانیوں کے قبرستان کے لئے مخصوص کی جاسکے لہٰذا قادیانی جہاں چاہیں اپنی رقم سے جگہ خرید سکتے ہیں۔ بعد میں مختار کار نے کہا کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ بھی کر سکتے ہیں۔ قادیانیوں کے امیر مرزا رفیع احمد نے کہا کہ چونکہ مختار کار فیصلہ کر چکے ہیں لہٰذا آئندہ سے ہم اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کریں گے۔

واضح رہے کہ گزشتہ مارچ ۸۲ء سے مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مبلغ مولانا حبیب اللہ نے قادیانی مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے سلسلے میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق، گورنر سندھ، چیف سیکرٹری سندھ، صوبائی وزیر اوقاف، کمشنر، ڈی ایم ایل اے، ڈی آئی جی، وفاقی وزیر قانون، وفاقی سیکرٹری، چیئرمین وفاقی کونسل، کو درخواستیں بھیجی تھیں جس پر ماہ جون ۸۲ء میں ایک بار تحقیق کی گئی اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے رہنماؤں نے اپنے بیانات بھی قلمبند کروائے تھے۔ لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ چنانچہ مولانا حبیب اللہ نے دوبارہ اپنی درخواستیں متعلقہ حکام کو روانہ کیں جس پر مذکورہ کارروائی عمل میں آئی۔

مسلمانان کنری نے اس فیصلے پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور اس موقع پر انہوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی۔

ایک اور رپورٹ میں جناب محمد آزاد لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کنری میں شہر کے ہوٹل مالکان اور شہریوں کا ایک اجلاس زیر صدارت مجلس کے مبلغ مولانا حبیب اللہ ہوا۔ اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ قادیانیوں کے برتن مسلمانوں کے برتنوں سے الگ کر دیئے جائیں۔ اس کے علاوہ تمام ہوٹلوں پر ایک بورڈ آویزاں کیا جائے گا جس پر یہ لکھا ہوگا "قادیانیوں کو مسلمانوں کے برتنوں میں چائے کھانا وغیرہ نہیں دیا جائے گا"۔

اس فیصلے کے عمل درآمد کے لئے تین ہوٹل مالکان کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جن میں سیٹھ محمد آچار، داؤد محمد بلوچ، فیصل ملک پٹھان پر مشتمل ہے۔

کنری سے آمدہ ایک اور اطلاع کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت تھرپارکر کے مبلغ مولانا محمد حبیب اللہ نے اپنے ایک بیان میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں نظمیں پڑھے جانے پر شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ ربوہ ہائی اسکول میں مسلمان اسٹاف کی کمی کی وجہ سے مرزائی ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہو رہی ہے جب کہ انہیں قومی ادارے میں اپنے مشن کی تبلیغ کرنے کا کوئی قانونی حق نہیں ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ ہائی اسکول ربوہ میں مسلمان اسٹاف کی تعداد بڑھائی جائے اور اشتعال انگیز نظمیں پڑھنے والے قادیانی اساتذہ کو فوراً برطرف کیا جائے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

”ہفت روزہ ختم نبوت“ کے خود خریدار بنیں اور دوسروں کو بنائیں۔

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

ربوہ کانفرنس

تیسرا اجلاس

عظیم الشان تاریخی کانفرنس ربوہ کا تیسرا اجلاس عشاء کی نماز کے بعد ٹھیک سوا نو بجے شروع ہوا گرمی کی شدت کے باوجود مجمع بالکل جمع ہوا تھا۔ یہ اجلاس حضرت مولانا سید سعد موسیٰ زئی شریف کی صدارت میں ہوا۔ جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا منظور احمد شاہ حجازی نے ادا کیے۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مولانا محمد اشرف ہمدانی نے خطبہ استقبالیہ کے اقتباس پڑھ کر سنائے نیز آپ نے تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ پر روشنی ڈالی اور ان ہی اخلاق کے اپنانے کی تمام حاضرین کو تلقین کی۔ آپ کی یہ تقریر کم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

مولانا ہمدانی کی مفصل تقریر کے بعد مولانا اللہ وسایا صاحب نے جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن میں قادیانی مقدمہ کے بارے میں تفصیلات بتائیں۔ پونے گیارہ بجے مولانا محمد یعقوب چنیوٹی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنی تقریر کا آغاز حضرت شاہ جیؒ کے ایک قول سے کرتا ہوں۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (پروردگار عالم کی طرف سے کروڑ بار رحمتیں ان کی تربت پر نازل ہوں) آپؒ (شاہ جی) نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مرزا غلام احمد اور اس کے متبعین کافر نہیں ہیں لوگ تجسس کی نظر سے آپ کو دیکھنے لگے شاہ جی رحمۃ اللہ نے دوبارہ اس فقرے کو دہرایا اور کہا کہ مرزا غلام احمد اور اس کے متبعین کافر نہیں ہیں بلکہ مرتد ہیں اور ایک مرتد خنزیر سے بدتر ہوتا ہے۔ مولانا موصوف نے زور دے کر کہا رب کعبہ کی قسم ہم کٹ تو سکتے ہیں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیاں میں قید و بند کی صعوبتیں تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن جس مقصد کے لیے ہم (کاروان بخاری) نکلے ہیں اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔

آپ کے بعد مولانا خورشید احمد صاحب خطیب لاہور نے خطبہ مسنونہ کے بعد ان الفاظ سے اپنے خطاب کا آغاز کیا جناب صدر گرامی قدر، واجب التکریم علماء کرام قابل صد احترام بزرگو اور نوجوان ساتھیو۔ آپ اور ہم سب کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ہم امام الانبیاء فخر موجودات مقصود کائنات حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا جشن منانے کے لیے یہاں (قادیانیوں کے گڑھ ربوہ) میں جمع ہوئے ہیں آج ہم جسطرح ایک فاتح کی حیثیت سے اس شہر میں موجود ہیں وہاں ہم قادیانیوں کے لیے امن کا پیغام بھی لے کر آئے ہیں لیکن میں اتنی بات عرض کر دوں کہ جسطرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔ (اور مکہ والوں کے لیے ایک امن کا پیغام لیکر آئے تھے) وہاں اس بات میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ صحابہ کرام کی جمعیت کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد لات و منات و دیگر بتوں کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا گیا (میں پورے اعتماد سے کہتا ہوں) بالکل ٹھیک اسی طرح سے اسرائیل کے ایجنٹ قادیانیوں کو بھی ملک پاکستان کے اس شہر سے ایک نہ ایک دن جانا پڑے گا اور اس کو خالی کرنا پڑے گا۔ ہمیں اس بات پر پورا یقین ہے کہ ایک دن ایسا ضرور ہوگا۔

آپ کے بیان کے بعد ممتاز صحافی روزنامہ جنگ لاہور کے کالم نگار مولانا اختر کاشمیری نے ایک مؤثر تقریر فرمائی آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد کہا۔

قائدین محترم معزز سامعین۔

سرزمین ربوہ پر اہل اسلام کی یہ پہلی کانفرنس ہے اور اس کانفرنس میں شرکت، سعادت اور نجات کا باعث ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اس شرکت کو اللہ تعالیٰ میری نجات کا باعث بنائے اور آپ کی نجات کا باعث بھی بنائے۔ مجھے برادر محترم جناب مولانا محمد اشرف ہمدانی کی اس بات سے مکمل اتفاق ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین کے غلام ہیں ہمارا پیغام، امن، ہمارا پیغام راحت اور ہمارا پیغام، سکون ہے۔ آج اہل ربوہ یہ نہ سوچیں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا قافلہ انتقام لینے کے لیے آیا ہے۔ نہیں نہیں یہ محمد صلی مصطفیٰ کے غلام امن کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ ربوے کی سرزمین پر علم کی پیاس رکھنے والی وہ نوجوان نسل، وہ بیٹیاں وہ بہنیں، وہ بچے وہ جنہوں نے آج تک یہاں مغل شہزادوں سے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کا اخلاق نہیں سیکھا، میں اپنے ان کارکنوں کی صدارت و قیادت میں آج یہ اعلان کرتا ہوں کہ ربوے کی سرزمین میں داخل ہونے کے بعد اگر ہمارے اندر پہلے کم اخلاق کا مظاہرہ تھا تو آج کے بعد ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا زیادہ سے زیادہ بھرپور مظاہرہ کریں گے۔

ہم یہاں آپ کو تکلیف پہنچانے کے لئے نہیں آئے۔ سرزمین ربوہ والے اگر آپ کی دعوت کو آج قبول نہیں کریں گے تو کل ان کی نسلیں اس دعوت کو قبول کریں گی کل ان کے بیٹے اس دعوت کو قبول کریں گے کل ان کے پوتے اس دعوت کو قبول کریں گے کل ناصر و طاہر کی نسل اس دعوت کو قبول کرے گی اس وقت ایوان ربوہ میں زلزلہ آئے گا۔ نام نہاد قصر (خلافت) میں شگاف پڑ جائیں گے جس طرح محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سکہ عرب کے صحراؤں میں چلا تھا۔

اسی طرح ربوے کے ان مکانوں کوچہ و بازاروں اور پہاڑوں پر (انشاء اللہ) چل کر رہے گا جھوٹی نبوت کا ایک نہ ایک دن خاتمہ ضرور ہو رہیگا۔ ہم ان پر عرصہ حیات تنگ نہیں کریں گے تاہم ہم اس خوش فہمی میں بھی ہرگز مبتلا نہیں کہ ہمارے راستے کی مشکلات ختم ہو چکی ہیں ابھی بہت سا کام باقی ہے اور اس کام کی انجام دہی میں بے شمار مشکلات پیش آئیں گی ہم ان تمام مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں گے (چند اشعار ملاحظہ ہوں ایک شاعر کا تخیل ہے کسی کو اعتراض ہو تو اپنی جگہ مکیں میں تو کہونگا

ربوہ نہیں دیتا تو نہ دے ساتھ ہمارا!
ہم کو ہے بہت شاہِ عرب تیرا سہارا
ہر چیز بدل جائے تیرا پا کے اشارہ
کیا گردش افلاک ہے کیا وقت کا دھارا

یہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قربانیوں کا اور مولانا احمد علی لاہوری کے تقدس کا قبضہ تھا، مولانا سید داؤد غزنوی کی قربانیوں کا پھل تھا یہ میرے ملک کے، میری سرزمین اور میرے دیس کے نوجوانوں کے اس خون شہادت کا قبضہ تھا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یہ اعجاز تھا کہ اس شہر کے دروازے نہ صرف ہمارے لئے کھل گئے بلکہ آئندہ (انشاء اللہ) غداران ختم نبوت کے لئے آہستہ آہستہ ہمیشہ کے لئے بند ہوتے چلے جائیں گے اور وہ وقت دور نہیں (انشاء اللہ) رب ذوالجلال جس قافلے کو آج ربوے میں لایا ہے حق تعالیٰ سبحانہٗ اس قافلے سے وہی کام لے جو مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے سے لیا تھا۔

خریدار اور ایجنٹ حضرات کی توجہ کیلئے

(۱) جملہ خریداران "ہفت روزہ ختم نبوت" اور ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ خط و کتابت اور خاص کر منی آرڈر بھیجتے وقت دفتر کا پتہ مکمل صاف لکھا کریں

(۲) جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ خریداری کی تجدید فرمائیں۔

(۳) ایجنٹ حضرات بل کی ترسیل میں تاخیر نہ فرمائیں۔

نماز دین کا ستون ہے

بقیہ اداریہ

ضرورت اس امر کی ہے کہ پورے ملک کے لئے ایسا قانون بنایا جائے کہ کوئی قادیانی اپنے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کر سکے۔ تاکہ آئے دن جو جھگڑا اور اختلاف پیدا ہوتا ہے وہ ختم ہو جائے ہم حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ ایسا قانون جلد از جلد بنا کر ملک بھر میں نافذ کر دے۔

اس موقع پر کنری کے مسلمانوں کو ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں اور مختار کار کے فیصلے کو تحسین کی نظروں سے دیکھتے ہیں نیز ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام افسروں کو شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کی ہمت اور جرأت عطا فرمائے تاکہ صحیح معنوں میں یہ ملک اسلامی نظام کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ تاکہ آئے دن کے اختلافات اور جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

قومی اخبارات کا مطالعہ

ملائشیا میں بھی قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا

قادیانیوں سے تعلق رکھنے والوں کی شہریت ختم کر دی جائیگی

ملک بھر کے علماء نے قادیانیوں کیخلاف فتوے دیدیئے

قادیانی فتنہ ملک میں سرطان کی طرح پھیل رہا ہے، نائب وزیر اعظم داتک موسیٰ کی تقریر

کراچی ۲۰ نومبر (رپورٹ بشتاق سہیل) ملائشیا میں بھی قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا ہے۔ اور نائب وزیر اعظم داتک موسیٰ ہتام نے متنبہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ قادیانی فرقے کے کسی بھی گروہ سے اپنا تعلق قائم کریں گے۔ ان کی ملائشیا کی شہریت ختم کر دی جائے گی۔ نیو اسٹریٹس ٹائمز نے اپنے سنڈے ایڈیشن میں اس کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ملائشیا میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور سرگرمیوں پر مسلمانوں نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور علماء نے متفقہ طور پر اپنے فتوؤں میں قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔ نائب وزیر اعظم داتک موسیٰ ہتام نے گذشتہ روز کوالالمپور سے ۷۵ میل دور تک جامع مسجد کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ ملک بھر میں سرطان کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔ اور حکومت اس کے سد باب کے لیے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ ملائشیا کے وفاقی آئین میں اس بات کی صراحت موجود ہے۔ جو شخص مسلمان نہیں اسے ملائشیا کی حکومت شہریت (ملائے) کہلانے کا حق نہیں ہے۔ اور اسے مسلمانوں جیسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ واضح رہے۔ کہ ملائشیا میں ۶۰ فیصد ملائے ۳۰ فیصد چینی اور ۱۰ فیصد بھارتی باشندے آباد ہیں۔ داتک موسیٰ ہتام نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کہ قادیانیوں نے دیگر ممالک کی طرح ملائشیا میں بھی آپریشن شروع کر دیا ہے۔ اور روز بروز ان کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کا تدارک ضروری ہے۔ انہوں نے کہا ملائشیا میں روحانیت اور مادہ پرستی کی بنیادوں پر بعض خفیہ اور پُراسرار تحریکیں زور پکڑ رہی ہیں۔ اس خطرے کے پیش نظر میں مذہبی طبقوں کا ایک مشترکہ اجلاس بلا رہا ہوں جس میں مسلمان، عیسائی، ہندو، بدھ اور دیگر مذاہب کے اسکالر حصہ لیں گے۔ اس سے اسلامی نظریات کو مسخ کرنے کی مذموم سازشوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

بشکریہ مشرق کراچی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین کا پیغام

تحریک خدام اہلسنت پاکستان کے امیر اور خطیب مدنی مسجد چکوال ضلع جہلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین نے امت مسلمہ کو اس عظیم کامیابی پر مبارک باد پیش کی ہے جس کے تحت جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا اور ان کا وہ مطالبہ مسترد کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ مسلمان ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو بھی ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ انہوں نے پاکستانی وفد کے ان علماء اور قانون دانوں کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو بھی مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے جن کی مساعی جمیلہ سے مرزائیوں کو (قادیانی ہوں یا لاہوری) جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ سے یہ ذلت اٹھانا پڑی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد دجال کے تمام معتقدین (قادیانی ہوں یا لاہوری) شرعی کافر ہیں اور آئین پاکستان میں بھی انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے اسلام کے نام پر مرزائیوں کا شائع کردہ تمام لٹریچر ضبط کر کے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے۔

انہوں نے مزید کہا کہ صدر صاحب کی طرف سے صحابہ آرڈی ننس کا نفاذ ان کا ایک عظیم ملی کارنامہ ہے مگر یہ امر نہایت تشویش کا ہے کہ اس آرڈیننس کے نفاذ کے باوجود رسول پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین صحابہ کرام رضؓ، امہات المومنینؓ، اور حضرات اہل بیتؓ کی توہین کی جا رہی ہے اور عموماً انتظامیہ صحابہ آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اپنی گرفت میں نہیں لیتی جس کی وجہ سے یہ آرڈی ننس عملاً غیر مؤثر ثابت ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ اس آرڈی ننس پر سختی سے عمل کرایا جائے اور وہ تمام لٹریچر ضبط کیا جائے جس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی محبوب جماعت کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کو بھی طعن و ملامت کا ہدف بنایا گیا ہو۔

اطلاعات و اعلانات

قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت جلال پور پیروالا کے رہنما جناب عبدالرحمن الجامی النقشبندی ۔ مولانا خلیل احمد اسعد ۔ خدا بخش فاروقی نے ایک مشترکہ بیان میں ہفت روزہ ختم نبوت کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر فی الفور پابندی عائد کرے انہوں نے مرزائی ہر کے پاسپورٹ کو بھی ضبط کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ بیرون ملک جاکر اجتماعات میں خود کو مسلمان ظاہر کرنے سے باز رہ سکیں آخر میں انہوں نے مرزائیوں کی تنظیم انجمن اشاعت اسلام پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ضمنی امتحان

۵ صفر ۱۴۰۳ھ کو ہوگا ۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان دورہ حدیث میں صحیح بخاری یا جامع ترمذی میں ضمنی آنے والے طلبہ کا امتحان ۵ صفر ۱۴۰۳ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار مدرسہ خیر المدارس ملتان میں منعقد ہوگا ۔ ضمنی امتحان دینے والے طلبہ فوراً داخلہ بھیجیں

"جامعہ احمدیہ" میں طلباء کی حیرت انگیز کمی

محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

روزنامہ "الفضل" ربوہ سے ایک اقتباس پر تبصرہ

مرزائی جماعت کے سرکاری ادارہ المعروف بہ "جامعہ احمدیہ" میں گزشتہ کئی سالوں سے حیرت انگیز کمی واقع ہوئی ہے اور نوجوان طلباء مرزائیت کے دام تزویر میں بہت کم پھنس رہے ہیں ۔ کچھ عرصہ قبل ایک منصوبے کے تحت مرزائی نوجوانوں کو گمراہ کر کے نوکری اور چھوکری کا لالچ دے کر اپنے ہر دجل و فریب میں پھنسا لیتے تھے ۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے فیصلے اور آئینی ترمیم کی وجہ سے مرزائیت کا کفر اظہر من الشمس ہو چکا ہے ۔

اکابرین تحریک تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ رنگ لا رہی ہیں قادیانی دھڑا دھڑ اسلام قبول کر کے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوت سے وابستہ ہو رہے ہیں ۔

نام نہاد قصر خلافت کی وہ رونقیں اور تحریک جدید کے خیمے دن میں روز بروز کمی ہو رہی ہے اور جامعہ احمدیہ نامی مرکز دجل و فریب ، کفر و ضلال میں خداوند قدوس کے فضل و کرم سے بہت کم طالب علم داخلہ لیتے ہیں یہ کوئی سنی سنائی یا اٹکل بچو باتیں نہیں ۔ بلکہ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء میں مربیان و معلمین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گزارش کے عنوان سے وکیل الدیوان تحریک جدید کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے خدام الاحمدیہ نامی مرزائی نیم فوجی تنظیم کے ضلعی قائدین اور ناظمین سے گزارش کی گئی ہے ۔

(۱) گزشتہ سال (بلکہ گزشتہ کئی سالوں) سے "جامعہ احمدیہ" میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں افسوسناک حد تک کمی رہی ہے اور اس سال بھی ابھی تک بہت کم درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور ان میں بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی "

(۲) اس حیرت انگیز کمی کی وجہ سے نام نہاد "جامعہ احمدیہ" میں داخلہ کی تاریخ میں بھی دو ماہ تک اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ تاکہ معصوم طالب علموں کو سبز باغ دکھا کر زیادہ سے زیادہ دام تزویر میں پھنسایا جائے ۔ لیکن الحمد للہ اب پاکستانی عوام ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام اس فرقہ ضالہ کی گمراہیوں سے ہوشیار ہو چکا ہے ۔

اظہار تعزیت

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت جلال پور پیروالا کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حاجی نثار احمد قریشی منعقد ہوا ۔ اجلاس میں محسن معاویہ عبدالرحمن الجامی النقشبندی ۔ حبیب الرحمن قادری نے شیخ القراء استاد العلماء مولانا قاری رحیم بخش صاحب ۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ خیر المدارس کی اچانک وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے ۔ اور دعا کی اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے آمین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

بائبل پر تحقیق

بسلسلہ
بائبل سے بائبل کی تکذیب

جھوٹ کی پوٹ

اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

عیسائیوں کی طرف سے مسلمانوں پر لگائے جانے والے اس الزام کا جواب ممتاز محقق پروفیسر احسان الحق رانا دیتے ہیں

اہل بائبل یعنی یہودی اور مسیحی از حد عیار اقوام ہیں اپنا سب سے بڑا حریف سمجھ کر اسلام کو بدنام کرنے کے لیے اپنی سیاہ کاریوں کو مسلمانوں سے منسوب کرتے رہنا ان کا ایک ساوت کارنامہ ہے اسلام اور ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے لیے مسیحیت کے پیروکار مشنریوں نے مخاصمت کا اظہار اس سوال کی شکل میں کیا ہے حضرت موسیٰ اور یشوع داؤد نے جو جنگیں لڑی تھیں محض خدا کیلئے لڑی تھیں اور جس سے قتال کیا تھا ان سے خدا ہی کے لیے قتال کیا تھا لیکن آنحضرتؐ نے جو جنگیں لڑی تھیں وہ اپنے دشمنوں سے لڑی تھیں اور اپنے ذاتی دشمنوں کو مروایا تھا۔ اس لیے اسلامی جہاد و قتال اور ہلاک کروانے کے افعال کی مثالیں موسیٰ اور یشوع اور حضرت داؤد سے دینا کہاں تک درست ہے۔"

انہوں نے یہ بھی مشہور کر رکھا ہے کہ "اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے" مسیحیت کی اصلیت کی وضاحت کے ساتھ جھوٹ کی اس پوٹ کی حقیقت آشکار کرنے کے لیے اس کتابچہ کو لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

اہل بائبل کے ہاتھوں مخالفین کو نیست و نابود کرنے کے لیے بائبل میں یہ جنگی قوانین وضع کئے گئے ہیں۔

جب خداوند تیرا خدا ان دشمنوں مخالفین کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مارے تو تو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا تو ان کے ساتھ کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ ہی ان پر رحم کرنا..... بلکہ تم ان کے ساتھ یہ سلوک کرنا کہ ان کے مذبحوں کو ڈھا دینا ان کے ستونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور ان کی یسیرتوں کو کاٹ ڈالنا اور ان کی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلا دینا (استثناء ۷:۲، ۵)

اہل بائبل سختی کے ساتھ ان احکام پر کاربند ہیں۔ بنی اسرائیل کے ہاتھوں دشمن کے ہر متنفس کو تہ تیغ کئے جانے کے قصے بائبل میں بکثرت ملتے ہیں لیکن مسیحیوں کے برسر اقتدار آنے سے پیشتر ہی بائبل کی تکمیل ہو جانے سے ان کی فتوحات اور ظلم و ستم کی داستانیں بائبل میں نہیں ملتیں انہیں جاننے کے لیے ان عالمی تواریخ کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جن کے مصنفین وہ خود ہیں ان کے جنگی طرز عمل کو آشکار کرنے کے لیے صلیبی جنگوں میں ان کے ہاتھوں فتح یروشلم کی مثال دی جا سکتی ہے کہ ۱۰۹۹ء میں مسلمانوں کو شکست دے کر وہاں کے تمام باشندے کیا مسلمان مرد و زن اور بچے اور بوڑھے اور کیا یہودی سبھی کا قتل عام کیا گیا تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا ۵: ۳۰۰)

بائبل جنگی قوانین کے برعکس قرآن مجید میں جہاد کے احکام یہ ہیں۔

۱۔ "جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا زیادتی نہ کرنا زیادتی کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا (۲: ۱۹۰)

۲۔ جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو جو زندہ پکڑے جائیں ان کو مضبوطی سے قید کر لو پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دینا چاہیے یا کچھ مال (زر فدیہ) لے کر یہاں تک کہ فریق مخالف لڑائی کے ہتھیار رکھ دے (۴۷: ۴)

۱۰۹۹ء میں مسیحیوں کے ہاتھوں یروشلم فتح ہونے پر مسلمانوں کے قتل عام کے بعد ۱۱۸۷ء میں سلطان غازی صلاح الدین ایوبی نے یروشلم واپس لے لیا تو مسیحیت کے پیروکاروں سے انتقام لینے کی بجائے شاہ یروشلم کی جان بخشی کی گئی۔ اور صرف خرابی رینالڈ کیلین اور دو سو فیلر ز ہاسپٹلر سپاہیوں کو قتل کیا گیا اور اسیر سرداروں کے ساتھ عمدہ سلوک کرتے ہوئے تقریباً سبھی کو زر فدیہ لے کر آزاد کر دیا گیا۔ (امریکانا ۵: ۳۰۳)

دور حاضر میں بھی اہل بائبل کا کردار گھناؤنا ہی ہے فرق صرف یہ ہے اب

بائبل پر تحقیق

انہوں نے تہذیب و تمدن کا تمغہ اپنے سینوں پر سجا رکھا ہے اس لیے بیکلوخت قتل عام سے وہ مسلمانوں کو نابود کرنے سے گریزاں ہیں یہ کام اب وقتاً فوقتاً حیلہ سازی سے کیا جاتا ہے۔

اسلام کو آج روسی، یہودی، مسیحی، تثلیثی، خفیہ صلیبی محاذ، کا سامنا ہے بائبل کی پیروی میں مسلمانوں کو نابود کر دینا اس تثلیثی صلیبی محاذ کا نصب العین ہے مسلمانوں کی مزید بد قسمتی یہ ہے کہ اس تثلیثی صلیبی محاذ نے ہندو کی شراکت سے "اتحاد ثلاثہ" کا روپ اختیار کر لیا ہے مسلمانوں میں نفاق کا بیج بو کر انہیں آپس میں لڑانا اور حیلہ سازی سے ان پر جنگیں ٹھونسنا اسلام کو کمزور کرنے کے حربے ہیں مسلم ممالک کو اقتصادی بد حالی میں مبتلا کر دینا ایک ایسا فتنہ ہے جس کے متعلق قرآن مجید کا حکم ہے کہ فتنہ قتل سے بد تر ہے اور اسے دفع کرنے کے لیے جہاد فرض ہے۔

صرف زنگ لگتے رہنے والے ہتھیاروں کی خرید ملکی اقتصادیات و معیشت کو تباہ برباد کرنے کا حربہ نہیں اپنی چار سے بڑے اقتصادی منصوبے عالیشان عمارات کی تعمیرات اور عیاشی و فحاشی کے فروغ سے جنوب مغربی ایشیا کے مسلم ممالک کے تیل کے کنوؤں کو خالی کر دینا اور انہیں عمارات کی مرمت تک کر سکنے کے قابل نہ رہنے دینا اور غریب مسلم ممالک کو ایڈ کے نام پر سودی قرضے دے کر اس حد تک اقتصادی غلامی میں جکڑ لینا کہ وہ اگر صرف کو لا جات کی کھپت روکنا چاہیں تو محض سود کے تقاضے سے انہیں بے بس کر دینا یہ سب خفیہ تثلیثی صلیبی جنگ کے ہتھکنڈے ہیں۔

اشیائے خور و نوش ہی کو لیجیے کسی شے کے نکمے پن کا ثبوت اس کے استعمال کے لیے ترغیبی تحریک سے لگایا جا سکتا ہے ۱۰ اجزا والے دودھ کے استعمال کے لیے کسی اشتہار کی ضرورت نہیں ہے جب کہ ۲۰ غذائی اجزا والے کیلے کے استعمال کے لیے اشتہاری ترغیب کی ضرورت ہے چائے، کافی، سگریٹ اور تمباکو غذائی اجزا سے مبرا نقصان دہ غیر غذائی اشیاء ہیں۔ کولا جات میں معمولی سی قیمت کی چینی کے سوا کوئی اور غذائی کوئی جزو شامل نہیں ہے لیکن اشتہار بازی سے ان غیر ملکی غیر غذائی اشیاء کی سالانہ کھپت ان غیر ملکی سودی قرضوں کی رقم سے زیادہ ہے جو اوسطاً ملک کے ہر سال "ایڈ" کے نام سے ساہوکار مغربی ممالک سے حاصل کرتا ہے پاکستان جیسا ملک اس عیاشی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

دوسری جنگ عظیم سے پیشتر انگریز نے چینیوں کو افیون کی لت سے خواب غفلت میں سلا رکھا تھا لیکن گراں خواب چینی سنبھل چکے ہیں جب کہ مسلمان خواب غفلت میں پڑے سو رہے ہیں جنگ خندق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے کہ بھوک پر قابو پانے کے لیے انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا مر کیے کا مقصد بھی پیٹ کی عیاشی سے نجات حاصل کرنا ہے۔

اہل بائبل کی خفیہ صلیبی جنگ کے مقابلے کی ابتدا اگر کس کر غیر غذائی اشیاء کی کھپت روکنے سے کی جا سکتی ہے فحاشی کے سد باب کی بھی اشد ضرورت ہے کہ ان اقدامات سے اقتصادی غلامی سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے کہ یہ بھی جہاد ہے۔

احسان الحق رانا

پہلا باب

مسیحیت کیا ہے؟

پاکستان میں مسیحیت کی تبلیغ اور نشر و اشاعت پر کوئی پابندی نہیں۔ اور نہ ہی ہم نے جائز قسم کی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد کرنے کا کبھی مطالبہ کیا ہے اسلام اخوت و برداری اور وسیع القلبی و رواداری کا مذہب ہے اس نے غلاموں کو آقا بلکہ شہنشاہ بنایا برصغیر پاک و ہند ہی کو لیجیے یہاں غلاموں کا خاندان حکمران رہا ہے اسلامی عبادات میں اولین درجہ نماز باجماعت کا ہے امیر و غریب شاہ و گدا اور گورے اور کالے ہر کسی کو شانہ بشانہ کھڑا کر کے انسانی برابری اور انسانیت کا درجہ بلند کرنا نماز کے عظیم مقاصد میں سے ہے اس لیے کوئی ہوشمند مسلمان اسلام چھوڑ کر مسیحیت قبول نہیں کرے گا۔

مسیحیت انگریز جب ہندوستان کے فرمانروا ہوئے تو گورے حاکموں نے اپنے لیے الگ گرجے اور ناچ گھر تعمیر کرائے کیونکہ مقامی کالے مسیحیوں کو وہ درجہ میں اپنے سے کمتر سمجھتے تھے۔ یہ دور گزر چکا ہے، دور حاضر میں جنوبی افریقہ میں سیاہ فام مسیحی گورے مسیحی کے ساتھ عبادت تو کیا کرے گا وہ تو اس کے ساتھ بس میں سفر کرنے کا اہل بھی نہیں سمجھا جاتا، امریکہ جیسے مہذب کہلانے والے ملک میں اب بھی گورے سکول میں سیاہ فام کے داخلہ پر جھگڑا ہو جاتا ہے۔

دام مسیحیت اسلام اور مسیحیت کے مذاہب میں انسانی اقدار میں اس قدر نمایاں فرق ہے کہ مشنری مجبور ہیں کہ ممکن ہو تو جور و جبر سے ورنہ حرص و آز کے دام کے ذریعے مسیحیت کی اشاعت کریں۔ جور و جبر کا دور گزر چکا تو تعلیمی ادارے ہسپتال اور علاج معالجے کی سہولتیں۔ خشک دودھ کی مفت تقسیم قسم کے کارنامے مسیحیت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ یہ کام انسانی ہمدردی کے لبادے میں ہوتا ہے۔

مذہب سے بے خبر جاہل اور غربت کے ہاتھوں مجبور لوگ انسانی بھلائی کے دام فریب میں پھنس کر مسیحیت قبول کر لیں تو مشنری اسے مذہب کی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء کے پاکستان ٹائمز لاہور میں یہ خبر پڑھ کر ہمیں کچھ تعجب نہ ہوا۔

بنگلہ دیش میں مسیحی مشنریوں نے جو ملک میں ۱۹۷۲ء سے کام کر رہے ہیں چھ لاکھ مسلمانوں کو مسیحی بنا لیا ہے، ایک رپورٹ کی رو سے جو عالمی اسلامی مشن نے تیار کی ہے بنگلہ دیش میں انسانی بھلائی کی ایک تنظیم کے روپ میں مشنری مسلمانوں میں افلاس و جہالت اور غربت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کا مذہب تبدیل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، یہ مشنری کروڑوں ٹکے (روپے) ان بڑی بڑی

پراجیکٹوں پر صرف کر رہے ہیں جو انہوں نے بنگلہ دیش میں شروع کر رکھی ہیں:

عیسائی مشنریوں کی یہ سرگرمیاں امریکہ و یورپ کے مغربی مسیحی ممالک کے سرمایہ سے سرانجام پا رہی ہیں۔ خبر میں عالمی اسلامی مشن کے حوالہ سے بیان ہے کہ اسلامی ممالک حرص و تحریص کے دام فریب سے بڑی تعداد میں مسلمانوں کے ارتداد سے بے خبر نہیں ہیں جب کہ مغربی مسیحی ممالک کے مقابلہ میں جنوب مغربی ایشیائی اسلامی ممالک میں دولت کی کمی نہیں۔ وہ اگر غریب مسلمانوں کی اقتصادی حالت سدھارنے کی طرف متوجہ ہوتے تو ان کا مرتد ہو جانا مسیحیت کی صداقت و فتح قرار نہ پاتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس ارتداد پر ہمیں کچھ تعجب نہیں ہوا۔

مذہب سے برگشتہ کرنا

حرص و تحریص کے دام میں نہ پھنسنے والے سمجھدار اور تعلیمیافتہ مسلمانوں کو مسیحی مشنری مذہب سے برگشتہ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس کام کے لئے انہوں نے پاکستان میں بائبل کارسپانڈنس سکولوں کا جال پھیلایا ہوا ہے۔ ان سکولوں کے طالب علموں کو ایک طرف بائبل اور مسیحیت کی حقیقت چھپا کر مسیحیت سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف آیات قرآنی کے غلط حوالوں سے گمنام پمفلٹ فوٹو کاپی مشین پر تیار کرکے بذریعہ ڈاک بھیجے جاتے ہیں تاکہ وہ پریس قوانین کی زد سے بچے رہیں۔

دانشوروں کا سدباب

مشنری پادری مسیحیت کی حقیقت سے شناسا مسلمان دانشوروں سے خائف ہیں۔ مسیحیت کی حقیقت آشکارا ہونے کا سدباب کرنے کے لئے مشنری پادری مذاہب سمجھنے سمجھانے کے بہانے مسلمان دانشوروں کو خط و کتابت اور بحث میں الجھاتے ہیں۔ اس کی ایک ادنیٰ مثال "مسیحی مطالعہ گاہ و عبادت گاہ" لانڈھی کراچی کے منتظمین پادریان عبداللہ مسیح، اشرف مسیح اور شمعون ناصر کے خط کا یہ اقتباس ہے۔ جو انہوں نے جناب سعید بن وحید کورنگی ٹاؤن کراچی کو ان سے ملاقات کے بعد ۱۹ جنوری ۱۹۸۲ء کو لکھا تھا۔

"آپ کے پاس جو بزرگ تھے۔ آپ ان کا ایڈریس ہمیں ضرور دیں۔ ان کے ساتھ خط و کتابت کریں گے۔ آپ تو خط و کتابت کو بہتر نہیں سمجھتے۔ اگر حقیقت کو پرکھا جائے تو تحریری طور پر بات بھی سمجھائی جا سکتی ہے جو شخص کسی مذہب کو سمجھنا چاہتا ہے اس کے لئے بہترین طریقہ خط و کتابت ہے۔ آپ کو سارے مذاہب سے واقفیت ہے اس لئے آپ کسی سے خط و کتابت بھی نہیں کرتے لیکن ہم تو بہت کچھ سمجھنا چاہتے اور سمجھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ خط و کتابت کا سلسلہ شروع کر دیں تو کسی ایک مفہوم پر تعلیمی طور پر تحریر کر کے ایک دوسرے کو پیش کریں۔"

مشنریوں کی بے اصولی

مشنری پادری اگر لاجواب ہو جائیں تو یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کرتے ہیں کہ انسان انسان کو کچھ نہیں سمجھا سکتا۔ سمجھنے کے لئے خدا سے دعا کی جائے۔ اس کی مثال مطالعہ گاہ کے پادری شمعون ناصر کا وہ خط ہے جو انہوں نے ہمیں لکھا تھا اور طمطراق کے ساتھ اس کی کاپی کلام حق گوجرانوالہ کے فروری ۱۹۸۲ء کے شمارے کے صفحہ ۱۰ پر چھپوائی تھی۔ اس خط میں پادری شمعون ناصر نے بے اصولی کا مظاہرہ کیا ہے:

"میں نے آپ سے درخواست کی تھی چونکہ خدا کے کلام کو آپ نہیں سمجھتے۔ اس لئے غلط دعوے کرنے چھوڑ دیں۔ اگر خدا کے کلام کو سمجھنا چاہتے ہیں تو خدا سے دعا کریں۔ وہ آپ کی سمجھ کو کھولے۔ تاکہ آپ اس کا کلام سمجھ سکیں۔ لیکن اس نظریئے سے آپ بالکل منکر ہیں۔ اور بضد ہیں کہ انسان انسان کو سمجھا سکتا ہے۔"

یہ وہی پادری صاحب ہیں۔ جو جناب سعید بن وحید کو تو یہ لکھتے ہیں کہ "تحریری طور پر بات بھی سمجھائی جا سکتی ہے" لیکن ہمیں خدا سے دعا کرنے کا مشورہ دینے لگتے ہیں۔

مسیحیت کی حقیقت بیانی سے روکنا

ہم نے اپنے کتابچہ "بائبل سے بائبل کی تکذیب" میں بائبل کے اس بیان کی اطلاعات واضح کی تھی کہ سموئیل نبی افسردہ ہوئے تھے۔ اس کے رد میں پادری شمعون ناصر نے ہمیں فروری کے کلام حق میں چھپنے والا خط لکھا تھا۔ انہوں نے بائبل کی کتاب یشوع کے باب ۱۲ آیات ۲۰-۲۲ کے حوالہ سے ہمارے دلائل کو غلط قرار دیتے ہوئے یہ لکھا تھا۔

"یہ ہے آپ کے رسالہ بائبل کی تکذیب کے ڈھول کا پول۔ رانا صاحب میں نے آپ کا نام لکھتے وقت آپ کی ڈگریاں ساتھ اس لئے نہیں لکھیں کہ اتنے بڑے جھوٹ کا خالق کے ساتھ ڈگریاں زیب نہیں دیتیں۔ خدا کے بندے اب بھی میرا مشورہ مان لے۔ اور خدا سے دعا کر کہ وہ تجھے اپنا کلام سمجھائے۔ ایسے پمفلٹ تیار کرنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسا دھندا کرو جس سے خدا بھی راضی ہو اور بچوں کا پیٹ پال سکو۔"

مجھے جھوٹ کا خالق ٹھہرانا اور اس الزام کی بنیاد پر مسیحیت کی حقیقت میں پمفلٹ لکھنے سے باز رہنے کا مشورہ بھی دے دیا۔ یہ مسلک مشنری فطرت کا مظہر ہے ان کے علاوہ بھی ان کے کئی مسیحائی بندوں نے ہمیں باز رہنے کا مشورہ دیا ہے اور کچھ نے ٹیلی فون پر دھمکی بھی دی ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مملکت خداداد پاکستان میں مسیحی مشنریوں کو تو حق حاصل ہے کہ مغربی ممالک سے ملنے والی ایڈ کی دھن میں وہ آیات قرآنی کے مطالب کا حلیہ بگاڑ کر مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں لگے رہیں۔ لیکن ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم پر لگائے گئے بہتان کی صفائی پیش کریں اور بائبل کے بیانات کو من و عن شائع کرکے بائبل اور اس کے پیروکاروں پر مسیحیت کی حقیقت واضح کریں۔ حالانکہ ہم نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں لکھی جس کا ثبوت بائبل سے نہ دیا ہو۔ اور مبنی بر صداقت نہ ہو۔ غلط فہمی یا نادانستہ طور پر غلطی ہو جانے پر ہم نے یہ پیشکش کر رکھی ہے کہ ہم اس کا ازالہ کریں گے۔ چنانچہ پادری شمعون ناصر نے ہمیں لکھا ہے کہ رسالہ بائبل سے قرآن کی تصدیق کے صفحہ ۶ پر حوالہ ا۔ کرنتھیوں ۱۰: ۲-۴ کی بجائے ا۔ کرنتھیوں ۱۵: ۲-۴ ہونا چاہئے۔ شکریہ کے ساتھ کتابت کی اس غلطی کی تصحیح ہم آئندہ اشاعت میں کر دیں گے۔

پادری شمعون ناصر نے بائبل کی کتاب یشوع ۲۱: ۲۰-۲۲ کے حوالہ

بائبل پر تحقیق

مشنری پادری کا فرار

سے ہمیں بڑے جھوٹ کا مذاق [illegible] بحالت مجرم سے نپ اٹھا ہو۔ بائبل سے قرآن کی تصدیق [illegible] [illegible] بھی سے اقتباسات نقل کر کے پیش کئے۔ تو لاجواب ہو کر پادری صاحب کو راہ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی صورت دکھائی نہ دی۔ اور انہوں نے اب ہمیں یہ لکھا ہے۔

"جواب رسالہ بائبل سے قرآن کی تصدیق اور بائبل کی تکذیب از احسان الحق رانا صاحب کو بائبل سے بائبل کی تکذیب کا جواب مختصراً تیمتھیس [illegible] میں دے دیا گیا کیونکہ کلام پاک میں لکھا ہے مگر بیوقوفی کی حجتوں اور نسب ناموں اور جھگڑوں اور ان لڑائیوں سے جو شریعت کی بابت ہوں پرہیز کر اس لئے کہ لاحاصل اور بے فائدہ ہیں۔ ططس [illegible] [illegible] میں ہمیں بڑے جھوٹ کا مذاق [illegible] والے بیان پادری شمعون [illegible] جنہوں نے جناب سعید رحیم کو لکھا ہے آپ بھی خط و کتابت کا سلسلہ شروع [illegible] ایک مضمون پر علمی طور پر [illegible] کر کے ایک دوسرے کو پیش کیا [illegible] اور ہمیں اس مضمون [illegible] [illegible] طور پر تحریر کرنا لاحاصل ہے۔ اس لئے ہم بڑے جھوٹ کے خالق [illegible] ہوئے مزید کچھ اور تحریر کرنے سے باز رہیں۔"

مذہب سے برگشتہ کرنے کا فن

یہ ایک فطری بات ہے کہ مذہب سے ہر انسان کو بھی اپنے مذہب سے لگاؤ ہوتا ہے خواہ وہ مذہب کتنا ہی برا ہو۔ اگر اسے اپنے مذہب سے بدظن کر دیا جائے تو اس کا لگاؤ مذہب سے کم ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے پاکستان میں مسیحی مشنریوں نے بائبل کارسپانڈنس سکول کھول رکھے ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے کتابچوں اور گمنام پرچوں کے ذریعے وہ ان مسلمانوں کو اسلام سے بدظن و برگشتہ کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ اس کے لئے جھوٹ کو کثرت اور تسلسل کے ساتھ بولنے کی ضرورت ہے اس فن کو یہودیوں نے ایجاد کیا تھا۔ یہودیوں کے ایک دشمن [illegible] اطلاعات و نشریات ڈاکٹر گوئبلز کا یہ قول ہے کہ جھوٹ اگر بڑھا چڑھا کر اور کثرت اور تسلسل کے ساتھ بولا جائے تو لوگ اسے سچ سمجھنے لگ جاتے ہیں گوئبلز اور یہودیوں کی پیروی میں اس فن کے ذریعے مشنری نہ صرف انجان مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ بلکہ وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ مسیحی عوام حقیقت سے آگاہ ہو کر اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ اور اپنے مذہب کی خامیاں پوشیدہ رکھنے کے لئے انہیں اسلام سے منسوب کرتے ہیں۔ ان میں [illegible] اور بائبلی اور صلیبی جنگوں کے طرز عمل اور مذاہب کی اشاعت اہم واقعات ہیں ہم آئندہ صفحات میں ان پر بحث کریں گے۔

خود مسیحیوں کا پولوس یہودی کا پیروکار بن جانا کثرت اور تسلسل کے ساتھ جھوٹ کو بروئے کار لانے کا نتیجہ ہے۔ اصل میں پولوس یہودی نے [illegible] [illegible] [illegible] بھی یہودی تھے۔ مسیحی [illegible] [illegible] [illegible] بالصوت ظلم و ستم کا شکار رہی تھی۔ اس کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ساؤل [illegible] [illegible] مطالعہ کرلو ساری دنیا کا پیروکار بنا دیا جب [illegible] یہودی [illegible] [illegible] [illegible] ریاست اسرائیل میں بسنے کی اجازت دی جائے۔

بائبل کی کتاب اعمال اور خطوط پولوس سے واضح ہو جاتا ہے کہ مسیحیت

مسیحیت کی ایجاد

ساؤل نامی ایک مخالف مسیح غیر فلسطینی یہودی کی ایجاد ہے۔ اس کا باعث وہ مخاصمت تھی جو ساؤل حضرت مسیحؑ اور ان کے پیروکاروں کے خلاف دل میں رکھتا تھا۔ حضرت مسیحؑ صرف یہودی قوم کے نبی تھے۔ ان کا مشن گمراہ یہودی قوم سے موسوی توریت کی پیروی کرانا تھا اس میں انہیں صرف اس قدر کامیابی ہوئی کہ ان کے رخصت ہو جانے کے بعد اصلاح شدہ یہودی مرد و زن کی جو جماعت تشکیل ہوئی ان کی تعداد لگ بھگ ایک سو بیس تھی۔ موسوی شریعت کے پابند حضرت مسیحؑ اور ان کے پیروکاروں کو بھی یہودی ہی کہتے تھے۔ گمراہ یہودیوں سے امتیاز کے لئے ہم انہیں یسوعی یہودی یا محض یسوعی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ بائبل کی رو سے حضرت مسیحؑ کا الہامی نام یسوع رکھا گیا تھا۔

حضرت یسوعؑ کے بعد ان کی مظلومیت کا کئی یہودیوں کو احساس ہوا تو وہ ان کی تعظیم کرنے کی طرف مائل ہونے لگے۔ اس سے کٹر یہودیوں اور ان کے سرداروں کی طرف سے حضرت مسیحؑ اور یسوعیوں کی مخالفت اور بڑھ گئی۔ اس مخالفت میں ساؤل نامی غیر فلسطینی یہودی پیش پیش تھا۔ کہ وہ یسوعیوں کو باندھ باندھ کر یروشلم لاتا تھا اور انہیں یہودی سپریم عدالت سے سزا دلواتا بلکہ جان سے بھی مروا دیتا تھا۔ حالانکہ خود ساؤل نے نہ تو حضرت مسیحؑ کو آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سنا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ سختی سے یسوعیوں کو دبانے میں ناکامی پر ساؤل کی مخاصمت کا جذبہ انتقام بھڑک اٹھا۔ تو اس نے حیلے سے یسوعیوں کو ختم کر دینے کی وہ ترکیب سوچی۔ جس سے یسوعیوں کا نام و نشان مٹ گیا آج دنیا میں ایک بھی مسیحی نہیں جو یہودی النسب ہونے کا دعویٰ کر سکے۔ ساؤل کے حیلے نے آخر کار مسیحیت کا روپ اختیار کر لیا۔ اس کام کے لئے اس نے حضرت مسیحؑ کے برگزیدہ ترین ساتھیوں [illegible] [illegible] قابل ملامت ٹھہرا کر اپنا یہودی نام ترک کیا اور یونانی نام پولوس اپنا لیا۔ اور غیر یہودی بت پرست اقوام کو پیروکار بنانے کے لئے تین ڈرامے تصنیف کئے۔

(الف) یہ کہ حضرت مسیحؑ آسمان سے اتر کر اسے دکھائی دیئے اور انہوں نے ساؤل کو اس ہدایت کے ساتھ اپنا نمائندہ یا رسول مقرر کیا کہ وہ ان کی زندگی میں دی گئی تعلیم کو منسوخ قرار دے۔ اور غیر یہودی اقوام کو حضرت مسیحؑ کے نام پر اپنا پیروکار بنائے۔

(ب) یہ کہ حضرت مسیحؑ کو مصلوب کیا گیا انہوں نے صلیب پر جان دی۔ وہ دفن کئے گئے اور تیسرے دن قبر سے زندہ ہو کر نکل آئے اور مردوں سے جی اٹھنے کے سبب وہ خدا کا بیٹا ٹھہرے۔

(ج) یہ کہ حضرت مسیحؑ کا صلیب پر جان دینا خدا کے بیٹے کی قربانی ہے۔ قربانی

حضرت مسیح پر ایمان لانے والے پولس کے پیروکاروں کے گناہوں کا کفارہ ٹھہرائی گئی۔

چوتھی صدی میں رومی شہنشاہ قسطنطین نے مسیحیت قبول کر کے اسے سرکاری مذہب قرار دیا تو خدائے واحد کی جگہ اپنے رومن تثلیثی دیوتا جوپیٹر، جونو اور منروا کی تثلیث کا نعم البدل خدا، بیٹا اور روح القدس بنایا گیا۔ اس تثلیثی تحریک کی ایجاد سے یونانی رومی بت پرست اقوام کو مسیحیت قبول کرنے کی کشش پیدا ہو گئی۔

پولس نے جو تین عقائد وضع کئے ان کا مقصد بھی بت پرست اقوام کو حضرت مسیح کا نام لیوا پیروکار بنانا تھا۔ یہ نامختون اقوام توریت کی شریعت کی پیروی میں ختنہ کرانے پر مائل نہ تھیں اس لئے اس نے ساری شریعت کو منسوخ قرار دیا۔ حالانکہ خود حضرت مسیح اور ان کے پیروکار یعنی یسوع کی یہودی دیگر یہودیوں کی طرح شریعت کے حکم پر مختون تھے اور یہودی ہونے سے پولس خود بھی مختون ہی تھا۔ نیز حضرت مسیح توریت کی ساری شریعت کے کنٹرول کے ساتھ پابند تھے۔ اور اس کی پابندی کی تعلیم یہودیوں کو دیتے تھے۔ اس تعلیم کو پولس نے ان احکام کے ذریعے منسوخ قرار دیا۔

(مسیح یسوع نے حکموں) کی رو سے شریعت [illegible] ہمارے نام [illegible] ہمارے خلاف تھی۔ اور اس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا۔

(کلسیوں ۲: ۱۴)

[illegible] شریعت کے وسیلہ راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو [illegible]

محروم (گلتیوں ۵: ۴)

شریعت کے احکام [illegible] ختم ہو گیا اور [illegible]

[illegible] حکم جاری کیا۔

[illegible]

[illegible] (۱۲: ۲)

صوفی فتح محمد کو صدمہ

ہمارے پرانے کارکن جناب صوفی فتح محمد کے والد حاجی محمد بخش کا انتقال ہو گیا ہے اور ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اراکین صوفی صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرحمان یعقوب باوا ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

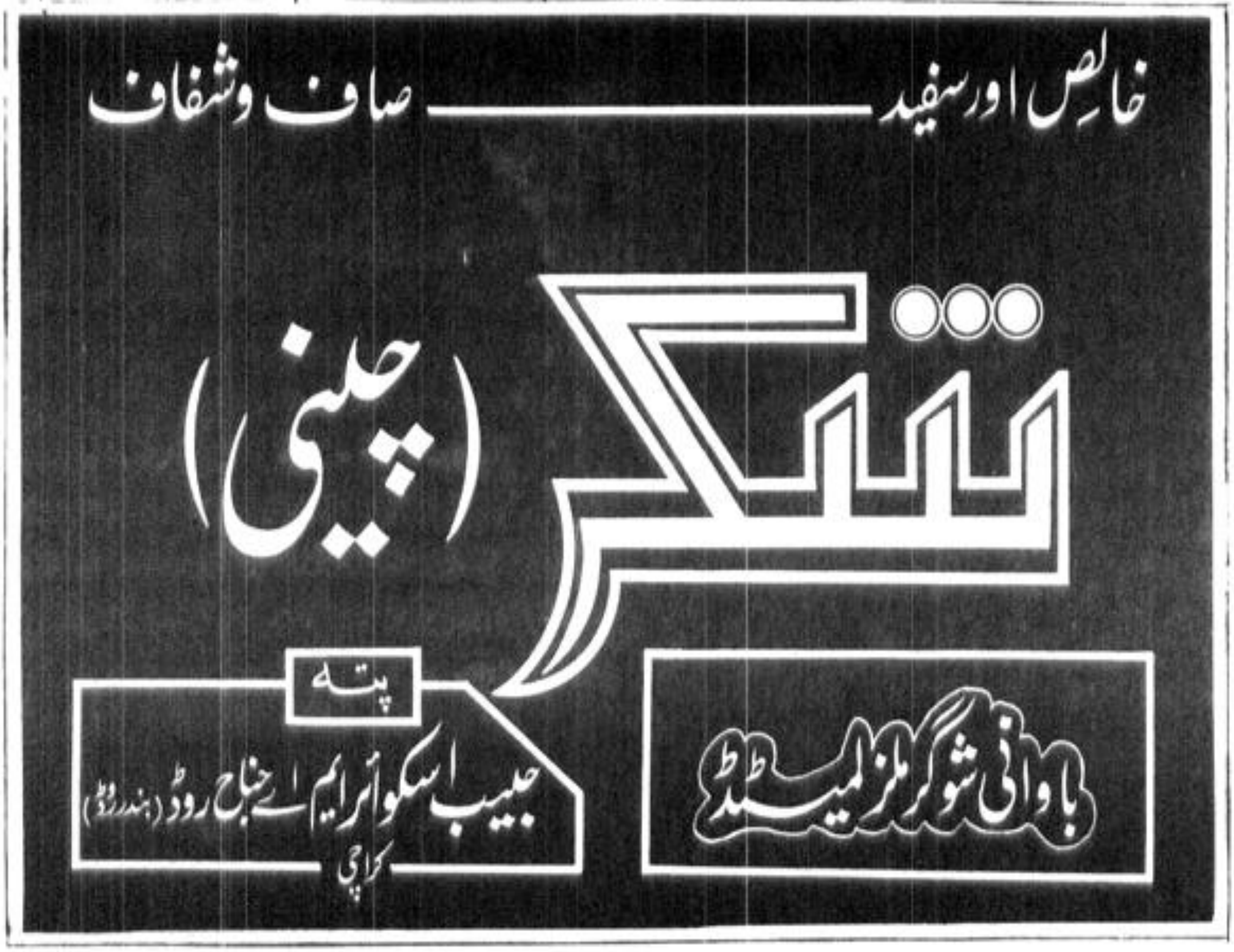

رائے آپ کی

چاروں طرف بے دینی کی یلغار ہے

محترمی و مکرمی جناب عبدالرحمٰن صاحب باوا ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا ارسال کردہ رسالہ موصول ہوا اور دیکھ کر بے انتہا مسرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محنت شاقہ کو قبول فرمایا اور رسالے کے اجراء کا موقع نصیب ہوا۔ کارکنان ختم نبوت بے انتہا مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے گزارش ... کے باوجود مسلسل جدوجہد کر کے عظیم مقصد کو حاصل کیا۔ اس رسالہ کی اشد ضرورت تھی کیونکہ چاروں طرف بے دینی کی ٹڈی دل کی طرح یلغار ہے۔ خصوصاً عیسائی مشنری اور قادیانی یا دوسری طرف ... ہے اور ... ہتھکنڈوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو دین حنیف سے گمراہ کر کے ضلالت ... کے قعر عمیق میں دھکیلا جا رہا ہے۔ امید واثق ہے آپ کی خلوص و محنت کی بدولت یہ رسالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے گا اور مسلمانان پاکستان ہاتھوں ہاتھ لے کر ملک کے کونے کونے میں ... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس رسالت کا تحفظ کرنے میں ہاتھ بٹائیں گے اور جن مضامین کو رسالہ کی زینت بنایا گیا ہے وہ نہایت ہی قابل تعریف ہیں خصوصاً شمائل ترمذی اور مسائل اور ان کا حل اور تصوف کے اصول موتی ... درحقیقت یہ رسالہ صرف علماء ہی کے لئے نہیں بلکہ عوام الناس طلباء و کلاء وغیرہ کے لئے بھی سود مند ہے اور آپ حضرات سے گزارش ہے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ خصوصاً کالجوں اسکولوں وغیرہ تعلیمی اداروں میں کیونکہ ... نامعاقبت اندیشیں کا پہلا اور بڑا حملہ تعلیمی اداروں پر ہوتا ہے۔ اور نوآموز طالب علم کچی کلی کی طرح ... ان کے فریب میں آ کر مسلے جاتے ہیں۔ دعا

ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پوری امت کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پیش آمدہ رکاوٹ کو اپنے فضل و کرم سے دور فرما کر دین قیم کی سرفرازی سے کامیاب و کامران فرمادے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

فقط والسلام

محمد انور فاروقی عفی اللہ عنہ خادم مجلس تحفظ ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کراچی

ختم نبوت منکرین کے لیے سد راہ ثابت ہوگا

عزیزم مکرم مولوی منظور احمد صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بے حد مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سعی مشکور فرمائی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کے اجراء کی اجازت ملی۔ امید ہے کہ آپ کے جریدہ کا اجراء ختم نبوت کے منکرین کے لئے سد راہ کا کام دے گا۔ جریدہ ختم نبوت کا اجراء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجراء نبوت ماننے والوں کو ختم نبوت کا ثبوت مہیا کرے گا۔

آپ اس ہفت روزہ کو معیاری بنانے کی کوشش فرمادیں اس کو مثبت انداز میں ختم نبوت کا مبلغ بنادیں اور منکرین ختم نبوت کے شبہات کو معقول طریق سے رد فرمادیں تاکہ طالب کے لئے رہبری کا کام دے اور بھٹکے ہوئے کو منزل تک پہنچانے کا سبب ہو آخر میں اتنی بات عرض کروں گا کہ ... اس کو مقدس صحافت کا امین بنادیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت کے ساتھ ساتھ منکرین اسلام کے فتنوں کا بھی ... فرمادیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمادیں

فقط والسلام

بندہ محمد صدیق خادم خیر المدارس ملتان۔

افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

اپنے اعمال کا محاسبہ کرو

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبد الحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا۔ صبح سے شام تک اپنی زندگی کا جائزہ لو اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرو (ان دونوں چیزوں کی اشد ضرورت ہے)

محاسبہ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا معاملہ اپنی بیوی، اپنی اولاد، عزیز و اقارب سے کس طرح ہے۔ کس حد تک ہم ان کے حقوق ادا کر رہے ہیں اور کہاں ہمارے جذبات کام کر رہے ہیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات اور جو جو حدیں مقرر کی ہیں روز مرہ کی زندگی میں ان تعلیمات کو جاری کرتے رہو۔

فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے تو مسکراتے ہوئے تشریف لاتے تھے۔ کون مسکراتا ہوا آرہا ہے جس پر یہود و منافقین کی زد بھی ہے۔ مشرکین سے برسرپیکار بھی ہیں۔ وحی کا بار امانت بھی ہے اور پھر اس بار امانت کو دوسروں تک پہنچانا بھی ہے اور ان کے علاوہ کتنے کثیر امور ہیں جو آپؐ کے ذمہ ہیں۔

فرمایا۔ ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو شریعت کے مطابق خوب ڈھالا تھا۔ ہمارے حضرت کی دو بیویاں تھیں۔ آپؒ عصر کے بعد دونوں گھروں میں پندرہ پندرہ منٹ کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ گھڑی دیکھ لیتے تھے اور اندازہ لگا لیتے تھے کہ خانقاہ سے گھر تک کتنا وقت لگے گا اور وہاں سے دوسرے گھر تک، پھر وہاں سے خانقاہ تک اور پھر مغرب تک۔ یہ سب اوقات متعین تھے اب چونکہ عورتوں کو عادت ہوتی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ایک بات یاد آگئی یا کچھ یاد آگیا۔ حضرت تھانوی اس کے لیے دو منٹ چھوڑتے تھے۔ جب تیرہ منٹ ہو جاتے تھے تو آپ کہتے تھے کہ اب میں جاؤں گا۔ اگر گھر سے کچھ کہنا ہوتا تو دو منٹ میں بات ختم ہو جاتی اور اگر کہتیں کہ کچھ نہیں کہنا۔ تو پندرہ منٹ ہو کر پھر آپ دوسرے گھر تشریف لے جاتے۔ اور اس طرح ۱۳ اور ۲ منٹ کا سلسلہ وہاں بھی ہوتا۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ہمیشہ سے یہ عادت ڈالی ہوئی ہے کہ جب ایک گھر سے باہر قدم رکھا تو گھر کی طرف سے تمام کہی ہوئی باتیں بھلا دیتا ہوں اور ذہن خالی کر لیتا ہوں اور جب دوسرے گھر جاتا ہوں تو مجھے یاد ہی نہیں رہتا کہ پہلے گھر میں کیا کیا باتیں ہوئی تھیں اور کسی قسم کا تاثر لے کر نہیں جاتا۔

فرمایا۔ تاثر استغفار اور ذکر اللہ سے مٹ جاتا ہے۔ فرمایا جب میں دوسرے گھر جاتا ہوں تو فوراً ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتا ہوں اور ذکر اللہ اسی نیت سے کرتا ہوں۔ اسی طرح سے یہ تاثر والی کیفیت خود بخود جاتی رہتی ہے۔

فرمایا۔ ہماری حالت یہ ہے کہ جب ہم گھر جاتے ہیں تو اپنی اہمیت اور عظمت کا ایک تاثر لے کر داخل ہوتے ہیں۔ اگر گھر والوں نے کوئی بات کہہ دی تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں تمہیں یہ کام کرنا ہے۔ بگڑ جاتے ہیں۔ تند خوئی سے کام لیتے ہیں۔ کہ ہم تو بڑے عالم فاضل ہیں وغیرہ۔ بیوی کہتی ہے نہ ہم تمہیں عالم سمجھیں نہ صوفی سمجھیں۔ جو کچھ ہو گئے تم ہو گئے لیکن میرے نزدیک تم صرف میرے شوہر ہو اور بس۔ اس سے کیا ضرورت کہ آپ بڑے عالم ہیں یا متکلم ہیں۔ (باقی صلا پر)

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3217

نعت

وہ رحمت کے جلوے نظر آ گئے ہیں
بدرگاہِ خیرُ البشر آگئے ہیں

وہ جلوے نگاہوں کا تھا نور جن سے
نگاہوں سے نزدیک تر آگئے ہیں

ہے جس پر مدام ابرِ رحمت کا سایا
کرم ہے کہ اس راہ پر آ گئے ہیں

رہے جن کی حسرت میں بے تاب برسوں
وہ لمحے، وہ شام وسحر آگئے ہیں

چمکتے ہیں ہر گام طیبا کے ذرّے
مری رہ میں شمس وقمر آگئے ہیں

یہ ان کی عنایت، یہ ان کا کرم ہے
کہ بے بال وپر تھے مگر آگئے ہیں

ہر اک قطرۂ اشک گوہر بنا ہے
مرے ہاتھ لعل وگہر آگئے ہیں

زمیں پر قدم ہیں فلک پر نگاہیں
مقدّر جو معراج پر آگئے ہیں

ہیں خوش بخت طیبا کے مہماں حافظؔ
جو دنیا سے رُخ پھیر کر آگئے ہیں

★ حافظ لدھیانوی